﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ..........﴾

''جولوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کیلئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

ٹی وی چینلز پر فحاشی وعریانی کا راج

ہم کہیں تو ہمیں رجعت پسند ملّا کہا جائے گا۔ اب تو پیمرا کا چیف بھی ٹی وی چینلز الا ماشاء اللہ کے حیا سوز پروگرامز پر بلبلا اٹھا ہے۔ اسے اس حد تک بے بس کر دیا گیا ہے کہ اس کی آوازِ درد، فحاشی و اخلاق سوزی کے خلاف نقارۂ خدا بن گئی۔ اس نے کچھ چینلز کے خلاف، فحاشی پھیلانے کے الزام میں کاروائی کا آغاز کیا تو چینلز کے مالکان، عدالتوں سے حکم امتناعی لے کر اپنی مخرب اخلاق حرکات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ معروف کالم نگار ''جنگ'' ابصار عالم، مولوی نہیں بلکہ مسٹر ہیں۔ وہ رجعت پسند نہیں ہیں مگر مسلمان تو ضرور ہیں۔ ان کے اندر کا مسلمان، اس منہ زور سیلاب بلا کو برداشت نہ کر سکا تو بول اٹھا۔ آزادی اظہار کا حق مسلّم ہے مگر فحاشی وعریانی پھیلانے کا حق، آئین میں نہیں مانا گیا۔ بلکہ آئین مسلمانوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد دینے اور سازگار ماحول مہیا کرنے کی ضمانت ہے۔ ہم اصولی طور پر کسی بھی قسم کی بیہودگی کو خلاف آئین قرار دیتے ہیں۔ پاکستان، اسلامی جمہوریہ ہے۔ یہ اسلام کا قلعہ ہے۔ اسلام میں بے حیائی اختیار کرنے یا اس کی ترویج واشاعت قطعاً حرام ہے۔

ہماری عدلیہ پہلے درجہ میں محافظِ آئین ہے اور ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ربوا کی حرمت پر مہر تصدیق ثبت کر کے اپنی اسلامی ذمہ داری پوری شان وشوکت سے پوری کر دی ہوئی ہے۔ اس لیے ہم اب بھی امید کرتے ہیں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان، ہر سطح کی عدالتوں کو ایک ڈائریکٹو جاری فرمائے گی کہ فحاشی وعریانی پھیلانے والے اداروں کے حق میں حکم امتناعی جاری نہ کیا کریں بلکہ پورا مقدمہ سن کر فیصلہ صادر کیا کریں۔ حکم امتناعی وہاں جاری ہونا چاہیے جہاں انتظامیہ کسی شہری کے آئینی حق پر تجاوز کرتی ہو جبکہ بے حیائی پھیلانا کسی فرد، کسی ایجنسی یا میڈیا کا آئینی حق نہیں۔ حکم امتناعی کے کثرت سے انتظامی مشینری معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ مجرم، ریاستی اداروں کا منہ چڑانے لگ جاتے ہیں۔